کتاب "فقہ اکبر"
پر ہونے والے اعتراضات و جوابات اور مستند ترین نسخہ کی
تحقیق و تدقیق
الفقہ الاکبر
اَز: امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ترجمہ و تحقیق:
معروف العلماء مفتی حماد رضا نوری برکاتی
نائب مہتمم و مفتی دار العلوم احسن البرکات حیدر آباد
زاویہ پبلشرز
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ، لاہور

کتاب "فقہ اکبر"

پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات اور مستند ترین نسخہ کی

تحقیق و تدقیق

الفقہ الاکبر شریف

از: امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ

ترجمہ و تحقیق:

معروف العلماء مفتی حماد رضا نوری برکاتی

نائب مہتمم و مفتی دار العلوم احسن البرکات حیدرآباد

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ لاہور

Ph: 042-37248657- 37112954

Mob: 0300-9467047- 0321-9467047- 03004505466

Email:zaviapublishers@gmail.com

باراول..................... 1100

ہدیہ..................... 80

ناشر..................... نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

رائے صلاح الدین کھرل ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

﴿ملنے کے پتے﴾

راولپنڈی کے ہول سیل ڈسٹری بیوٹر

اسلامک بک کارپوریشن

فضل داد پلازہ۔ اقبال روڈ۔ کمیٹی چوک ٥ راولپنڈی 051-5536111

مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی	021-32216464
مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، حیدر آباد	022-2780547
مکتبہ متینویہ، پرانی سبزی منڈی روڈ، بھاول پور	0301-7728754
نورانی ورائٹی ھاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
کتب خانہ حاجی نیاز احمد، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان	0313-8461000
مکتبہ بابا فرید چوک چشتی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ	0321-7083119
اقرا بک سیلرز، فیصل آباد	041-2626250
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد	0321-3025510
مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گوجرانوالہ	055-4237699
مکتبہ نصیریہ، شرق پور شریف	0346-4293065

اتنی مقبولیت حاصل کی کہ لوگ آپ کی طرف منسوب ہو کر اشعری کہلانے لگے۔ آپ نے اہل سنت میں مناظرے کی بنیادوں کو مستحکم کیا اور علم کلام سے غیر معمولی شغف اختیار کیا، اور معتزلہ کی بنیاد اکھیڑ دی۔

امام ابو منصور ماتریدی اور ابو الحسن اشعری علیہما الرحمۃ کا دور تقریباً ایک ہی ہے، دورِ سابق میں علم کلام میں فلسفی ابحاث کوئی خاص نہ تھیں، ابو منصور ماتریدی اسی انداز کو اپنا کر چل رہے تھے، جبکہ ابو الحسن اشعری نے اس میں فلسفی ابحاث خوب سے خوب انداز میں شامل کر کے ایک جدت پیدا کی، اور چونکہ دونوں کے عقائد تو ایک ہی تھے اگرچہ طرز بیان مختلف تھا، لہٰذا دونوں عالم، اہل سنت کے امام کہلائے۔ امام ابو منصور نے تاویلات اہل سنت کے نام سے تفسیر لکھ کر بدمذہبوں کا رد کیا، بعد میں آنے والے علماء نے دونوں کا طرز بیان اپنا کر ایک نئی شکل میں علم کلام کو پھیلایا، اور فلاسفہ اور بدمذہبوں کی کمر توڑ دی، ان علماء میں امام غزالی اور امام رازی سرفہرست نظر آتے ہیں۔ امام غزالی نے "تہافۃ الفلاسفہ" کے نام سے کتاب لکھ کر گمراہ کن فلسفہ کی دھجیاں بکھیر دیں، جبکہ امام رازی نے تفسیر کبیر جیسی عظیم کتاب لکھ کر بدمذہبوں کی بھرپور تردید کی۔

یہ بھی یاد رہے کہ عقائد پہلے فقہ کا ہی ایک حصہ تھے، اسی وجہ سے امام اعظم نے اپنی کتاب کا نام "فقہ اکبر" رکھا، اور اس میں بعض فقہی مسائل بھی درج کیے۔ مگر وقت کے ساتھ ساتھ جب احوال میں تبدیلی آئی، تو علماء نے اس فن کو علیحدہ صورت میں ترتیب دیا، ابتداء میں یہ فن علم عقائد اور وقت کے ساتھ ساتھ علم کلام کے نام سے مشہور ہو گیا۔ امام ابو الحسن اشعری کے بعد اس فن میں علماء نے جامع قواعد ترتیب دیے، کتب لکھیں، بعض نے کسی ایک مسئلہ کو لے کر اس پر بحث کی، بعض نے پورے عقائد کا احاطہ کیا، جس کی وجہ سے عمدہ کتابیں وجود میں آئیں۔

برصغیر میں متاخرین علماء کی دو کتب نے علم کلام کے حوالے سے بہت جگہ بنائی، ایک علامہ عضد الدین شافعی ایجی کا مختصر متن جس کی شرح علامہ جلال الدین دوانی نے لکھی،

جو شرح عقائد جلالیہ کے نام سے معروف ہے اور آج کل نایاب ہے۔ دوسری عقائد نسفیہ، علامہ نجم الدین نسفی حنفی کا مختصر متن، اس کتاب نے جس قدر شہرت حاصل کی وہ دوسری کتابوں کو نہیں ملی، بے شمار شروحات اس کی لکھی گئیں، ان میں سے علامہ تفتازانی کی شرح بہت مقبول ہوئی پھر اس کی شروحات کا سلسلہ چل نکلا، برصغیر میں یہی شرح زیادہ مقبول ہے، اور اس کی سب سے بہترین شرح "النبراس" ہے جس کے مصنف علامہ عبدالعزیز پرہاروی ہیں، ایک اور بہترین حاشیہ علامہ محمد حسن سنبھلی کا ہے، یہ دونوں عربی ہی میں ہیں۔ بعد کے علماء میں سے علامہ نجم الغنی خان رامپوری نے اس متن عقائد نسفیہ کی اچھی شرح اردو زبان میں لکھی۔ علم عقائد و کلام کی بڑی بڑی کتب میں مطالع، شرح مطالع، مقاصد، شرح مقاصد، مواقف، شرح مواقف، طوسی کی تجرید، امام رازی کی المحصل نیز علامہ قوشجی، علامہ دوانی اور علامہ کاتبی وغیرہ کے حواشی شامل ہیں، مگر آج کل یہ سب کتب نایاب ہیں، شرح عقائد وغیرہ کا شمار درمیانی کتب میں ہوتا ہے۔

علم کلام یا علم عقائد پر ہر زبان میں کتب لکھی گئیں، برصغیر میں بھی علماء نے اس فن پر کام کیا اور اپنے دور میں ہونے والے فتنوں کا سد باب کرتے رہے، یہی وجہ ہے کہ علم عقائد یا علم کلام کی کتب کا انداز و مزاج و قواعد ایک جیسے نہیں ملیں گے۔ برصغیر میں چونکہ علماء کا مقابلہ آریہ، ہندومت، عیسائیت سے زیادہ تھا، لہٰذا زیادہ تر علماء نے ان ہی کی تردید کی طرف توجہ کی، بالخصوص ۱۸۵۷ء کے بعد علماء نے اس بارے میں بہت کام کیا۔ برصغیر میں بھی علماء نے اس فن میں کتابیں لکھیں، چند مشہور کتب کے بارے میں یہاں بتایا جاتا ہے۔

تکمیل الایمان (فارسی) شیخ عبدالحق محدث دہلوی، تحفہ اثنا عشریہ (فارسی) شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی، امتناع النظیر، تحقیق الفتوی (فارسی) شیخ فضل حق خیرآبادی، اظہار حق (عربی) علامہ رحمت اللہ کیرانوی، الدولۃ المکیۃ (عربی) اعلیحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی، العقیدہ الحسنہ (فارسی) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، اس کی بہترین شرح میرے دادا محترم علامہ خلیل ملت مفتی اعظم محمد خلیل خان قادری برکاتی نے اردو میں لکھی، جو عقائد اسلام

کے نام سے چھپی، یہ علم عقائد وکلام پر ایک بہترین اور جامع کتاب ہے، تمہید ایمان (اردو) امام احمد رضا محدث بریلوی، من عقائد اہل السنۃ (عربی) مرتب علامہ عبد الحکیم شرف قادری، مقام رسول (اردو) علامہ منظور احمد فیضی، بہار شریعت حصہ اول (اردو) صدر الشریعۃ بدر الطریقۃ محمد امجد علی اعظمی، اس کے علاوہ علامہ محمد عمر اچھروی نے مقیاس کے عنوان سے مختلف موضوعات پر کتب لکھیں ہیں، مثلاً مقیاس حنفیت، مقیاس خلافت، مقیاس نور، مقیاس صلوۃ وغیرہ، شیخ الحدیث علامہ محمد علی لاہوری نے تحفہ جعفریہ، فقہ جعفریہ، عقائد جعفریہ کے نام سے کئی جلدیں تحریر کیں، جن میں عقائد و مسائل اہل سنت کا دفاع کیا، سیف چشتیائی علامہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی۔ اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں علماء اہل سنت نے علم عقائد وکلام میں تصانیف تحریر کی ہیں۔

بعض علماء نے اس طرز پر اردو میں تفاسیر بھی لکھیں، اور آریہ، ہندو، عیسائیت کی طرف سے وارد، اعتراضات کا رد کیا، ان میں ایک تفسیر عبد الحق حقانی کی ہے جس کا نام بھی تفسیر حقانی ہے، یہ مکمل قرآن پاک کی تفسیر ہے، اور اس سے اچھی علامہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی کی ہے جس کا نام تفسیر نعیمی ہے مگر یہ مکمل نہیں، صرف 19 انیس پارے ملتے ہیں، تقریباً گیارہ پارے تو خود آپ نے اور باقی آپ کے صاحبزادے مفتی اقتدار احمد خان علیہ الرحمتہ نے تحریر کیے، اب تو ان کا بھی انتقال ہوگیا ہے، اور ان میں ایک اور اچھی تفسیر میزان الادیان ہے، جس کے مصنف علامۃ المتاخرین مفتی سید دیدار علی شاہ الوری علیہ الرحمہ ہیں، مگر افسوس صد افسوس ہزار ہا افسوس کہ یہ تفسیر صرف فقط سورۃ فاتحہ تک ہی چھپ سکی، اور ایک جلد میں اس کا مقدمہ، اگر یہ تفسیر مکمل ہو جاتی تو میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ دنیا کے تمام مذاہب والے اس تفسیر کو پڑھ کر اسلام کی حقانیت کو مانتے اور اسلام قبول کر لیتے، مگر ہمارے علماء کیساتھ المیہ یہ ہے کہ ایک ہی شخص کے ذمہ سارے کام ہوتے ہیں، افتا، تدریس، تبلیغ، تربیت، تقریر، جلسہ، جلوس وغیرہ، تو وہ کیا لکھے؟ اور آخری عمر میں اگر کچھ لکھنے کا ارادہ کرتا ہے، تو ادھورا کام چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے، ظاہر ہے کہ عمر کے آخری حصہ میں انسان کتنا لکھ سکتا ہے۔